



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الصلوة والسلام علیک یا رحمة للعالمین

تحقیق استن حنائہ

مکتبہ المدینہ

شمس المصنفین، فقیہ الوقت، فیض ملت، مفسر اعظم پاکستان
حضرت علامہ ابوالصالح مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

نوٹ: اگر اس کتاب میں کمپوزنگ کی کوئی بھی غلطی پائیں تو برائے کرم ہمیں مندرجہ ذیل
ای میل ایڈریس پر مطلع کریں تاکہ اس غلطی کو صحیح کر لیا جائے۔ (شکریہ)

admin@faizahmedowaisi.com



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الصلوة والسلام عليك يا رحمة للعالمين

تحقیقِ اُستنیٰ حنائہ

مکتبہ اعلیٰ

شمس المصنفین، فقیہ الوقت، فیض ملت، مفسر اعظم پاکستان

حضرت علامہ ابوالصالح مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

نوٹ: اگر اس کتاب میں کمپوزنگ کی کوئی بھی غلطی پائیں تو برائے کرم ہمیں مندرجہ ذیل

ای میل ایڈریس پر مطلع کریں تاکہ اس غلطی کو صحیح کر لیا جائے۔ (شکریہ)

admin@faizahmedowaisi.com

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده ونصلي على رسوله الكريم

حضرت عارف رومی قدس سرہ فرماتے ہیں

أستن حنانه از هجر رسول ناله میزد همچون ارباب عقول در میان مجلس وعظ

آنچنان کروے آگاہ گشت ہم پیرو جوان

ستوں گریہ کناں حضور پاک ﷺ کی جدائی سے غمگندوں کی طرح روتا تھا۔ وعظ مجلس میں تمام پیرو جوان صحابہ کرام نے اُس کی آواز سن لی۔ حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ واقعہ اس حدیث شریف سے منظوم فرمایا ہے جسے تمام محدثین نے اپنی معتبر سندات کے ساتھ اپنی تصانیف میں درج فرمایا ہے۔ اصحاب صحاح کے علاوہ محدثین کرام کی اکثر و بیشتر کتابوں میں یہ واقعہ موجود اور ایسا معتبر و مستند کہ برطابق اصطلاح حدیث سے حدیث متواتر مانا گیا ہے۔ چنانچہ علامہ شہاب الدین خفاجی حنفی شارح تفسیر بیہودی اور ملا علی قاری حنفی صاحب مرقات شرح مشکوٰۃ اور امام احمد قسطلانی فی شرح بخاری اور امام زرقانی شارح مواہب لدنیہ و دیگر محققین نے اپنی تصانیف میں اس کے متواتر ہونے پر بڑے دلائل قائم فرمائے ہیں۔

یہ واقعہ جسے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب بخاری شریف میں روایت فرمایا اس طرح ہے

كَانَ الْجَذْعُ يَقُومُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمَّا وَضَعَهُ الْمَنْبِرَ سَمِعْنَا لِلْجَذْعِ مِثْلَ اصْوَاتِ الْعَشَارِ

www.FaizAhmedOwaisi.com

یعنی جب محبوب خدا ﷺ ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لائے تو نو تعمیر مسجد میں ایک ستون سے پشت مبارک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ چند روز میں کسی صحابی نے لکڑی کا منبر تیار کر کے آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ ﷺ اُس نئے منبر پر خطبہ کے لئے تشریف لے گئے تو وہ ستون نبی پاک ﷺ کے فراق سے زار و قطار رونے لگا۔ اُس ستون کا رونا اس قدر زوردار تھا کہ مسجد کے در و دیوار مل گئے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے حضرت انس فرماتے ہیں

حتى ارتيح المسجد بخواره

یعنی اور اُس کا رونا اتنا پرتا شیر تھا کہ حاضرین مجلس پر ایک کیف طاری ہو گیا۔

حضرت قاضی عیاض شفاء شریف میں فرماتے ہیں

وفي رواية سهل و كثر بكائن الناس لما راوا به۔

مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کا فرمانا کہ ستون کا گریہ حضور پاک ﷺ کی وجہ سے تھا۔

اس کی دلیل حدیث شریف میں ہے چنانچہ حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا

ان هذا بكى لما فقد من الذكر

اس روایت میں الذکر سے حضور نبی پاک ﷺ مراد ہیں۔ علامہ شہاب الدین خفاجی نے نسیم الریاض، شرح

شفاء، قاضی عیاض میں تصریح فرمائی ہے۔

در تحریر مانده اصحاب رسول

کز چہ می نالد ستون با عرض و طول

استن حنانہ کا گریہ سن کر تمام صحابہ کرام کو حیرت ہوئی کہ اس کے عرض طول میں بے رونے کی آواز کیوں آرہی ہے۔

اس شعر میں مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کے لفظ عرض و طول کے اطلاق سے معلوم ہوتا ہے کہ ستون کے ہر رگ و ریشہ

سے رونے کی آواز آرہی تھی اس بات کی حضرت ابی بن کعب کی روایت سے بھی تصدیق ہوتی ہے۔

كما قال حتى تصدع وانشق۔

یعنی جب حضور سرور عالم ﷺ نے اپنے عاشق زار کا یہ حال دیکھا تو منبر سے اتر کر اُسے گلے لگالیا۔

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قسم کھا کر فرمایا

لو لا التلمته لم يذل هذا الى يوم القيمة لتحلنا على مفارقة رسول الله۔

www.Faizahmedowaisi.com

یعنی اگر میں اُسے گلے نہ لگاتا تو وہ قیامت تک اس طرح میری جدائی میں دھاڑیں مار مار کر روتا رہتا۔

حضرت ملا علی قاری شارح مشکوٰۃ فرماتے ہیں کہ حضور نبی پاک ﷺ نے جب ستون کو ہاتھ لگایا تو وہ خاموش

ہو گیا۔

امام اسفرائینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی پاک ﷺ نے اُسے روتا دیکھ کر اپنے پاس بلایا تو ستون حنانہ

ارشاد گرامی سن کر زمین چیرتا ہوا بارگاہ نبوی ﷺ میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے اُسے گلے لگایا اور تسلی دے کر فرمایا اپنے

اصل مقام پر لوٹ جا چنانچہ پھر وہ واپس لوٹا۔ امام اسفرائینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس قول سے بعض نے سمجھا کہ استن

حنانہ کا واقعہ دوبار ہوا۔ ملا علی قاری شرح شفاء میں فرماتے ہیں یہ واقعہ صرف ایک بار ہوا ہے۔ امام اسفرائینی رحمۃ اللہ تعالیٰ

علیہ کے قول میں صرف تغایر لفظی ہے۔

گفت پیغمبر چه خواہی اے ستون

گفت جانم در فراقت گشت خون

رسول اللہ ﷺ نے پوچھا اے ستون تو کیا چاہتا ہے اُس نے عرض کیا حضرت! میری جان آپ ﷺ کے فراق میں خون خون ہو گئی ہے۔

عراقی مرحوم ستون حنّانہ کی طرف سے یوں ترجمانی فرماتے ہیں:

مردن و خالہ شدن بہتر کہے تو زیستن

سوختن خوشتر ہے گزر وئے تو گردم جدا

یہ مضمون مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے داری شریف کی حدیث پاک سے لیا ہے اور جب تک مکالمے کا مضمون چلتا رہیگا اسی داری کی حدیث پاک سے ماخوذ ہوگا۔

از فراق تو مرا چوں سوخت جان

چوں تنالیم ہے تو اسے جان جہاں

جب آپ ﷺ کے فراق سے میری جان نکل گئی تو پھر اے جان جہاں آپ ﷺ کے بغیر کیوں نہ روؤں۔

عارف رومی اس کے مطابق فرماتے ہیں فیضانِ اویسیہ

www.Faizahmedowaisi.com

یار چوں رفت آن بخوبی از ہمہ عالم فزون

در فراقش از ہمہ عالم فزون خواہم گریست

ستون حنّانہ نے اپنی گریہ کی علت کا اظہار ان الفاظ سے کیا

مستندت من بودم از من تاختی

بر سر منبر مستند ساختی

پہلے میں آپ ﷺ کا تکیہ گاہ تھا آپ ﷺ نے مجھ سے روگردان ہو کر دوسرے منبر کو تکیہ بنا دیا جب آپ ﷺ نے مجھ سے منہ پھیر لیا تو میرا حال یوں ہی ہے جیسے کسی نے کہا

جدا زروئے توام زندگی نصیب مباد

در انجمن کہ گلے نیست عندلیب مباد

جب ستون نے اپنا بیان ختم کیا تو حضور پاک ﷺ اس سے یوں گویا ہوئے۔

پس اولش گفت اے نیکو درخت

اے شدہ باسر تو ہمارا ز بخت

گر بھی خواہی ترا نخلے بچند

شرقی و غربی از تو امیوہ چنند

حضور نبی پاک ﷺ نے ستون سے فرمایا اے مبارک درخت خوش نصیبی تیرے ساتھ ہمارا ز ہو گئی ہے لہذا اگر تیری خواہش ہو تو اللہ تعالیٰ تجھے کھجور کا سرسبز تانہ دے اور مشرق اور مغرب کے لوگ ہر امیوہ چنیں۔ اگر تیری خواہش ہو تو اللہ تعالیٰ تجھے بہشت کا سر دہنا دے اور تو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تروتازہ رہے۔

یہ مضمون حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کے ہیں جو دارمی شریف کے علاوہ دوسری مستند کتب مثلاً شفاء قاضی عیاض و مواہب لدنیہ و زرقانی وغیرہ میں موجود ہیں۔ حدیث شریف میں یوں ہے

قَالَ يٰعَنْ النَّبِيِّ ﷺ اَنْ شَيْءًا لَا رَدَّ اِلَى الْعَائِطِ الَّذِي كُنْتَ فِيهِ تَنْبِتُ لَكَ عُرْوَةً

www.Faizahmedowaisi.com

وَيَكْمُلُ خَلْقَكَ وَيَجِدُ لَكَ اَرْضًا وَثَمَرَةً وَانْ شَيْءًا اَغْرَسَكَ

فِي الْجَنَّةِ فَيَا كُلْ اَوْلِيَاءُ اللَّهِ مِنْ ثَمَرِكَ۔

حضور پاک ﷺ نے اس ستون سے فرمایا اگر چاہے تو تجھے اس باغ میں بودیا جائے جہاں تو پہلے تھا اور تیرے رگ دریشہ کو مکمل کر دیا جائے تاکہ محبوبان خدا تیرا پھل کھائیں۔

حضور محبوب خدا ﷺ نے ستون سے یہ ارشاد گرامی فرما کر ستون کی طرف کان مبارک لگایا جیسے کسی راز دان سے بات سننے کا انتظار کیا جاتا ہے چنانچہ حدیث کا جملہ ملاحظہ ہو

ثُمَّ اَصْفَى رَأْسَهُ لِهَ النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَمِعُ مَا يَقُولُ

حضور نبی پاک ﷺ کا وہ راز دان عاشق زار اپنے محبوب کریم، رؤف رحیم ﷺ کے لطف و کرم کی وسعت دیکھ کر عرض

کرتا ہے۔

گفت آن خواہم کہ دائم شد بقاش

بشنوای غافل کم از از چوے مباش

میں وہ بننا چاہتا ہوں جسے بقا ہوں اے غافل تو بھی ایک لکڑی سے کم نہ ہو۔

پہلا مصرعہ حدیث شریف کا بقایا ہے چنانچہ داری شریف میں حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ستون نے یوں عرض کیا

فقال بل تغرسنی فی الجنة فیا کل منی اولیاء اللہ واکون فی مکان لا ابلی فید۔

یعنی اے سرور دین، اے حبیب خدا ﷺ مجھے بہشت میں قائم فرما دینا کہ میرا بچل اولیاء اللہ کھائیں اور میں ایسی جگہ رہنا چاہتا ہوں جہاں میں پرانا رہوں نہ مجھے فنا ہو۔

داری شریف میں ہے

فسمعه من یلیہ

یعنی ستون کے مضمون کی وضاحت قریب بیٹھنے والے سب نے سنی۔ حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں منجملہ ان سامعین میں ایک ہر کہ نامی بھی تھے جب حضور نبی پاک ﷺ نے ستون کے معروضات سن لئے تو اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے اذن و اختیار سے فرمایا۔ اے ستون جیسے تو نے چاہا میں نے ویسے ہی کر دیا۔ اس کے بعد حضور نبی پاک ﷺ نے ستون کے متعلق ارشاد فرمایا

اختار دارالبقاء علی دارالفناء

یعنی ستون نے دارالبقاء کو دارالفناء پر ترجیح دی۔

مصرعہ ثانی میں حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ اپنے دستور کے مطابق سالک کو تنبیہ فرماتے ہیں کہ اس جہاد نے تو دنیاے فانی اور اس کی چند روزہ بہار کو لات ماردی اور عالم بقا کو پسند فرمایا۔ لیکن اے غافل انسان تیرے اوپر افسوس ہے کہ باوجود عاقل و ذی روح ہونے کے دارالفناء یعنی دنیاے دوں پر فریفتہ ہے اس پر تیری عقل کا ماتم کرنا چاہیے۔ یہ مطلب شارحین نے بیان فرمایا ہے لیکن سلسلہ مشائخ کے سر تاج حضرت خواجہ حسن بھری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کچھ اور فرماتے ہیں جسے امام احمد قسطلانی شارح بخاری، محدث ابوالقاسم بغوی کی روایت نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں

وكان الحسن اذا حدث بهذا الحديث بكى ثم قال يا عباد الله الخشب تحن الى رسول الله شوقاً
لمكانه من الله فانتم احق به ان تشنوا قوا الى لقائه۔

یعنی حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق ہے کہ جب یہ حدیث بیان کرتے تو فرمایا کرتے تھے اے خدا کے
بندو ایک لکڑی رسول اللہ ﷺ کے شوق میں اتار دیتی تھی تو تم اس سے زیادہ مستحق ہو کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے مشاق ہو۔

آن ستون را دفن کرد اندرز میں

کہ رجوم مردم حشر گرویم دیں

اُس ستون کو زمین میں دفن کر دو جو قیامت میں لوگوں کی طرح اٹھایا جائے گا۔
حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مضمون داری شریف اور باقی تمام صحاح کی روایت کا متمم ہے روایت کے
الفاظ یہ ہیں

فعر به رسول الله ﷺ قد دفن تحت المنبر

جب نبی پاک ﷺ منبر کے مکافے سے فارغ ہوئے تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو فرمایا کہ ستون کو
میرے منبر کے نیچے دفن کر دو۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

وكان اذا صلى النبي ﷺ صلى اليه

www.Faizahmedowaisi.com

حضور نبی پاک ﷺ اس ستون کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے۔

حضرت سہیل کی روایت میں ہے کہ اُسے چھت میں رکھا گیا۔ ایک روایت میں ہے کہ اُسے مسجد کے صحن میں دفن
کیا گیا۔ ان مختلف اقوال کی تطبیق نسیم الریاض میں یوں بیان ہوتی ہے

هذا الاغنياء عانه جعل هذا الاينا في مامر انه جعل في السقف او دفن تحت المنبر

او في المسجد قريبا منه بجواز وضع النبي ﷺ تحت المنبر ثم رفع في السقف

لئلا يد اس بالا رجل تكريماً لاثر رسول الله ﷺ

یعنی ان تینوں روایتوں میں منافات نہیں اس لئے کہ ابتدا میں ستون کو مسجد میں منبر کے تحت دفنایا گیا۔ پھر نبی کریم ﷺ
کے قدم مبارک کی عزت و احترام کی وجہ سے کہ لوگوں کے قدم ان مقدس نشانات پر نہ آئیں ستون کو منبر سے نکال کر

حجت پر لگایا گیا۔

حضرت ملا علی قاری شارح مشکوٰۃ لکھتے ہیں کہ ستون کو دفن کرنے کی ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اب وہ جماد نہ رہا بلکہ عشق مصطفیٰ ﷺ کے صدقے مومنین کے زمرے میں شامل ہو گیا۔ یہی مذہب حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کا ہے چنانچہ انہوں نے مصرعہ ثانی میں تصریح بھی فرمائی ہے اور یہ معاملہ نیا بھی نہیں بلکہ فطرۃ الہیہ کے عین مطابق کیونکہ جسے بھی اللہ تعالیٰ کے کسی محبوب سے اُلقت نصیب ہو جاتی ہے تو وہ اُس محبوب خدا کے نفوسِ قدسیہ کی برکت سے ایسے مراتب پالیتا ہے اصحابِ کہف کے کتے کا واقعہ ہمارے لئے بہترین شاہدِ عدل ہے۔ چنانچہ امام عبدالباقی زرقانی شرح مواہب لدنیہ اور علامہ شہاب الدین خفاجی نسیم الریاض میں لکھتے ہیں

کلب رجب اهل الخیر نالته برکتهم وشرف صحبتهم حتی ذکر الله فی کتابه فالخشبة تحن
والکلب یحب وهذا عبرة لاولی الالباب۔

یعنی اصحابِ کہف کا کتا اولیاء اللہ کی صحبت با برکت ہے وہ مرتبہ حاصل کر گیا جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنے سچے کلام قرآن مجید میں بیان فرمایا اور ستون کی صحبت اور اُس کا رونا مشہور واقعہ ہے اس سے عقلمندوں کو عبرت حاصل کرنی چاہیے۔ بہر حال اس واقعہ سے یقین ہو گیا کہ عشق مصطفیٰ ﷺ ایک ایسی دولت ہے کہ اگر جماد کو بھی نصیب ہو تو وہ بھی بہت اعلیٰ مراتب سے فائز المرام ہو جاتا ہے اگر ایک اُمی کلمہ کو انسان کا سینہ صحیح معنی میں اپنے نبی پاک ﷺ کے عشق سے معمور ہو تو نہ معلوم کہاں سے کہاں تک اُس کی رسائی ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عشقِ محمد مصطفیٰ ﷺ کی دولت نصیب فرمائے۔ آمین

www.Faizahmedowaisi.com

بجاء النبی الکریم ﷺ

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

